کیا چوپایوں کو گمراہ کہا جاسکتا ہے؟

اللہ تعالیٰ کا بعض لوگوں کے متعلق فرمان ہے:

أُوْلَـٰٓئِكَ كَٱلْأَنْعَـٰمِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ

''یہ ہیں وہ لوگ جو چوپایوں کی مانند ہیں۔، درحقیقت یہ چوپایوں کی نسبت زیادہ غافل، بے خبر ہیں'' (الاعراف۔۱۷۹)

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا عمومی طور پر یوں ترجمہ کیا جاتا ہے:

''یہ لوگ چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ یہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں'' [ترجمہ مولانا محمد جونا گڑھی۔قرآنِ کریم شاہ فہد پرنٹنگ کمپلیکس۔سعودی عرب]

''وہ چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بڑھ کر گمراہ'' [مولانا احمد رضا خان بریلوی۔کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن]

''یہ لوگ انسان نہیں بلکہ حیوان ہوتے ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ راہ گم کردہ'' [جناب غلام احمد پرویز۔۔مفہوم القرآن۔ادارہ طلوع اسلام]

''وہ لوگ چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ (ان سے بھی) زیادہ گمراہ'' [شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری۔عرفان القرآن]

YUSUFALI: They are like cattle,- nay more misguided:

PICKTHAL: These are as the cattle - nay, but they are worse!

SHAKIR: they are as cattle, nay, they are in worse errors;

اور بعض لوگوں کے متعلق دوسرے مقام پر یوں ارشاد فرمایا:

إِنْ هُمْ إِلَّا كَٱلْأَنْعَـٰمِ ۖ بَلْ هُمْ أَضَلُّ سَبِيلًا ۝

''یہ لوگ محض چوپایوں کی مانند ہیں۔، درحقیقت راستے کے متعلق یہ لوگ چوپایوں سے زیادہ غافل، بے خبر ہیں'' (حوالہ الفرقان۔۴۴)

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا بھی عمومی طور پر یوں ترجمہ کیا جاتا ہے:

''وہ تو نہیں مگر جیسے چوپائے بلکہ ان سے بھی بدتر گمراہ'' [مولانا احمد رضا خان بریلوی۔کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن]

''وہ تو نرے چوپایوں جیسے ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ بھٹکے ہوئے'' [ترجمہ مولانا محمد جونا گڑھی۔قرآنِ کریم شاہ فہد پرنٹنگ کمپلیکس۔سعودی عرب]

''وہ تو چوپایوں کی مانند (ہو چکے) ہیں بلکہ ان سے بھی بدتر گمراہ ہیں'' [شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری۔عرفان القرآن]

YUSUFALI: They are only like cattle;- nay, they are worse astray in Path.

PICKTHAL: They are but as the cattle - nay, but they are farther astray?

SHAKIR: They are nothing but as cattle; nay, they are straying farther off from the path.

یہ چند حوالے تھے، لیکن دنیا کی مختلف زبانوں میں اکثر تراجم اور ''تفاسیر'' میں بھی انداز اور بیان یہی ملے گا۔

أَضَلُّ افعل التفضیل کا صیغہ ہے۔دو کے مابین تقابلی موازنہ بیان کرتا ہے۔یہاں تقابلی موازنہ بعض انسانوں اور چوپایوں کے مابین ہے۔مروجہ تراجم میں (قرآنِ مجید میں نہیں) اظہار یہ ہے کہ چوپایوں کی نسبت بیان کردہ لوگ زیادہ گمراہ ہیں۔لیکن سوال یہ ہے کہ کیا چوپایوں کو گمراہ سمجھا جاسکتا ہے،انہیں بھی کیا بعض انسانوں کی طرح گمراہوں کی فہرست میں شمار کیا جاسکتا ہے؟ یہ''الانعام'' کون ہیں جن سے بعض انسانوں کا تقابلی موازنہ کیا گیا ہے؟

وَبَثَّ فِيهَا مِن كُلِّ دَآبَّةٍ ''اور زمین میں ہر طرح کے جانور پھیلا دیئے'' (حوالہ البقرۃ۔۱۶۴ اور لقمان۔۱۰)

وَمِنْ ءَايَـٰتِهِۦ خَلْقُ ٱلسَّمَـٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَمَا بَثَّ فِيهِمَا مِن دَآبَّةٍ

''اور اس کی نشانیوں میں آسمانوں اور زمین کی تخلیق اور وہ جاندار ہیں جو اس نے ان دونوں میں پھیلا دیئے ہیں'' (الشوریٰ۔۲۹)

قرآنِ مجید میں لفظ دَآبَّةٍ زمین کے جانوروں سمیت ہر متحرک ذی حیات کیلئے استعمال ہوا ہے۔سورۃ الشوریٰ کی آیت ۲۹ میں وَمَا بَثَّ فِيهِمَا مِن دَآبَّةٍ آسمان اور زمین دونوں میں پھیلائے جانداروں کو دَآبَّةٍ کہا گیا جس سے واضح ہے کہ ان میں پرندے شامل ہیں۔

وَلَوْ يُؤَاخِذُ ٱللَّهُ ٱلنَّاسَ بِظُلْمِهِم مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا مِن دَآبَّةٍ

''اور اگر اللہ لوگوں کو ان کے ظلم پر پکڑے تو یہاں (زمین پر) جانداروں (بشمول انسان) میں سے کسی کو نہ چھوڑے'' (حوالہ النحل۔۶۱)

وَلَوْ يُؤَاخِذُ ٱللَّهُ ٱلنَّاسَ بِمَا كَسَبُوا۟ مَا تَرَكَ عَلَىٰ ظَهْرِهَا مِن دَآبَّةٍ

''اور اگر اللہ لوگوں کو ان کے عملوں کی بناء پر پکڑے تو اس زمین کی پیٹھ پر ایک جاندار بھی نہ چھوڑے'' (حوالہ فاطر۔۴۵)

بات انسانوں کے ظلم اور اعمال کی ہو رہی ہے تو ظاہر ہے کہ سزا کی بات بھی انہی سے متعلق ہے۔اور اس بات کو دونوں آیتوں میں مزید یوں کھول دیا وَلَـٰكِن يُؤَخِّرُهُمْ إِلَىٰٓ أَجَلٍ مُّسَمًّى ''لیکن وہ انہیں مقررہ مدت تک مہلت دیتا ہے''

تمام ذی حیات کیلئے اگرچہ لفظ دَآبَّةٍ استعمال ہوا ہے لیکن متحرک ذی حیات کو بنیادی طور پر دو گروپوں میں تقسیم کر کے بیان کیا

وَهُوَ ٱلَّذِى خَلَقَ مِنَ ٱلْمَآءِ بَشَرًا ''اور اسی اللہ نے پانی سے بشر بنایا'' (حوالہ الفرقان۔۵۴)

انسان کے علاوہ تمام متحرک جانداروں کیلئے دَآبَّةٍ استعمال ہوا۔

وَٱللَّهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّن مَّآءٍ ''اور اللہ ہی نے سب جانوروں کو پانی میں سے پیدا کیا

فَمِنْهُم مَّن يَمْشِى عَلَىٰ بَطْنِهِۦ پھر ان میں کوئی اپنے پیٹ کے بل چلتا ہے (reptiles)

وَمِنۡهُم مَّن يَمۡشِى عَلَىٰ رِجۡلَيۡنِ اوران میں کوئی دو پاؤں پر چلتا ہے،

وَمِنۡهُم مَّن يَمۡشِى عَلَىٰٓ أَرۡبَعٍۚ اوران میں کوئی چار پاؤں پر چلتا ہے،

يَخۡلُقُ ٱللَّهُ مَا يَشَآءُۚ اللہ جو (جیسے) چاہتا ہے تخلیق کرتا ہے

إِنَّ ٱللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيرٌ o بیشک اللہ ہر شئے (بات) پر قادر ہے'' (سورۃ النور۔۴۵)

جانوروں کی دنیا (Animal kingdom) کی بنیادی صفت اور تقسیم حرکت اور اندازِ حرکت ہے، کھوپڑی کا حجم نہیں۔ اور یہ کہ جانوروں میں دو پاؤں پر چلنے والے جانور بھی ہوتے ہیں۔

دَآبَّةٍ یعنی جانوروں اور پرندوں کو ایک دوسرے سے ممیّز کرتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ ان میں ہر ایک مختلف نسل (Species) سے تعلق رکھتا ہے۔ ارشاد فرمایا

وَمَا مِن دَآبَّةٍ فِى ٱلۡأَرۡضِ وَلَا طَـٰٓئِرٍ يَطِيرُ بِجَنَاحَيۡهِ إِلَّآ أُمَمٌ أَمۡثَالُكُمۚ

''اور زمین میں کوئی جانور ایسا نہیں، نہ کوئی دو پروں پر اڑنے والا پرندہ ہے، مگر وہ سب تمہارے مثل نسلیں (Species) ہیں۔

مَّا فَرَّطۡنَا فِى ٱلۡكِتَـٰبِ مِن شَىۡءٍۚ

ہم نے کتاب/قرءان مجید میں کسی شئے کے بیان/وضاحت میں کمی نہیں چھوڑی'' (حوالہ الانعام۔۳۸)

انسان اور دَآبَّةٍ یعنی جانوروں کو ایک دوسرے سے الگ اور ممیّز مخلوق بتایا۔ اور ان کے زمین پر چلنے کے انداز کے حوالے سے دَآبَّةٍ کی اقسام بیان ہوئی ہیں کہ ان میں سے کوئی پیٹ کے بل رینگتا ہے، کوئی دو پاؤں پر چلتا ہے اور کوئی چار پاؤں پر چلتا ہے۔ اور پھر دَآبَّةٍ کو طائر یعنی پرندوں سے یوں ممیّز فرمایا کہ دَآبَّةٍ زمین پر چلتے ہیں اور پرندے وہ ہیں جو دو پروں کے ساتھ ہوا میں اڑتے ہیں اور یہی ان کی مخصوص تعریف ہے جو انہیں دوسروں سے متمیز کرتی ہے۔ اور واضح فرمایا کہ جیسے انسان ایک نسل، امت، گروہ ہیں ان جانوروں اور پرندوں کی انسان کے مثل الگ الگ نسل ہے۔ وہ ایک دوسرے سے ممیّز اور الگ (distinct species) نسل ہیں کوئی زمین پر چلنے والا جانور پرندے میں تبدیل نہیں ہوا اور نہ کوئی پرندہ زمین پر چلنے والا جانور بنا ہے بلکہ وہ ایک دوسرے سے اور آپس میں بھی الگ الگ نسل ہیں۔ انسان کی مانند جانوروں میں بھی دو پاؤں پر چلنے والے ہیں۔

دَآبَّةٍ یعنی جانوروں کی تقسیم (classification) کرتے ہوئے ٱلۡأَنۡعَـٰمِ یعنی چارہ کھانے والوں، چرند کو دوسروں

سے ممیّز کیا گیا ہے۔

وَمِنَ ٱلنَّاسِ وَٱلدَّوَآبِّ وَٱلۡأَنۡعَـٰمِ مُخۡتَلِفٌ أَلۡوَٰنُهُۥ كَذَٰلِكَۗ

’اور انسانوں، جانوروں اور چارہ خور دودھ دینے والے جانوروں میں بھی اسی طرح مختلف رنگ ہیں‘‘(حوالہ فاطر۔۲۸)

دَآبَّةٍ میں ٱلۡأَنۡعَـٰمِ وہ ہیں

نَبَاتُ ٱلۡأَرۡضِ مِمَّا يَأۡكُلُ ٱلنَّاسُ وَٱلۡأَنۡعَـٰمُ ’’زمین کا سبزہ جسے انسان اور چوپائے کھاتے ہیں‘(حوالہ یونس۔۲۴)

سورۃ طٰہٰ کی آیت ۵۳ میں بتایا کہ زمین میں مختلف النوع کی نباتات پیدا کی ہیں اور آیت ۵۴ کی ابتدا میں فرمایا

كُلُواْ وَٱرۡعَوۡاْ أَنۡعَـٰمَكُمۡۗ ’’کھاؤ اور اپنے مویشیوں کو چراؤ‘‘۔

زَرۡعًا تَأۡكُلُ مِنۡهُ أَنۡعَـٰمُهُمۡ وَأَنفُسُهُمۡ ’’نباتات جنہیں انسان اور ان کے چوپائے کھاتے ہیں‘‘(حوالہ السجدہ۔۲۷) اور

سورۃ النازعات کی آیت ۳۱۔۳۲ میں بتایا کہ زمین میں سے اس کا پانی اور چارہ نکالا اور پہاڑوں کو گاڑ دیا اور آیت ۳۳ میں بتایا

مَتَـٰعًا لَّكُمۡ وَلِأَنۡعَـٰمِكُمۡ ﴿٣٣﴾ ’’یہ سب تمہارے اور تمہارے ٱلۡأَنۡعَـٰمِ (مویشیوں، چوپایوں) کیلئے ہیں‘‘

وَفَـٰكِهَةً وَأَبًّا ﴿٣١﴾ ’’(اللہ نے زمین میں اگایا) اور میوہ اور خودرو گھاس، چارہ

مَّتَـٰعًا لَّكُمۡ وَلِأَنۡعَـٰمِكُمۡ ﴿٣٢﴾ یہ سب تمہارے اور تمہارے ٱلۡأَنۡعَـٰمِ (مویشیوں) کیلئے ہیں‘‘(عَبَس ۔۳۱۔۳۲)

دَآبَّةٍ یعنی جانداروں میں سے چارہ، نباتات کھانے والے جانوروں (herbivorous) کو ٱلۡأَنۡعَـٰمِ مویشی، چوپائے کہا گیا ہے۔اور سورۃ الزمر کی آیت ۶ میں بتایا

وَأَنزَلَ لَكُم مِّنَ ٱلۡأَنۡعَـٰمِ ثَمَـٰنِيَةَ أَزۡوَٰجٍۚ

’’اور تم لوگوں کے لئے نباتات خور جانوروں میں سے آٹھ نر مادہ پر مشتمل نازل کئے‘‘۔

آیت مبارکہ میں واضح کیا ہے کہ نباتات کھانے والے جانوروں (ٱلۡأَنۡعَـٰمِ،herbivorous) میں سے آٹھ ازواج (species، باہمی اختلاط کرنے والے نر اور مادہ) پر مشتمل چوپایوں کو انسانوں کے لئے مخصوص کیا ہے۔اگرچہ سنڈیوں جیسے کیڑے مکوڑوں سے لے کر ہاتھی جیسے جانور بھی صرف پودوں پر بسر اوقات کرتے ہیں لیکن ٱلۡأَنۡعَـٰمِ یعنی herbivore کی اصطلاح آج بھی ان دوودھ دینے والے (Mammals) کیلئے استعمال ہوتی ہے جن کے (even-toed ungulates) جفت انگشت کھر ہوتے

ہیں اور موجودہ زمانے میں جانوروں کی تسلیم شدہ تقسیم (classification) میں انہیں Artiodactyla کا نام دیا جاتا ہے۔
جانوروں کے اس گروپ میں نو خاندان شامل کئے جاتے ہیں جن میں سے ایک ٱلْخِنزِيرِ یعنی سُور (Pig,Swine) ہے جو ہمارے لئے نہیں ہے جس کے گوشت کو حرام قرار دیا گیا ہے (حوالہ البقرۃ ۱۷۰، المائدہ ۳، النحل ۱۱۵)۔ اس کے علاوہ جفت انگشت کھروں والے (even-toed ungulates) چرندوں، ٱلْأَنْعَـٰمِ میں یہ آٹھ خاندان شامل کئے جاتے ہیں:

(۱) Camels (Camelidae)، اونٹ
(۲) Deer (Cervidae) ہرن
(۳) Giraffes and Okapi (Giraffidae)، زرافہ
(۴) Pronghorn (Antilocapridae)،
(۵) Peccaries (Tayassuidae)
(۶) Hippopotamuses (Hippoptamidae)، دریائی گھوڑا
(۷) Chevrotains (Tragulidae)، اور
(۸) Cattle, Sheep, Goats and Antelope (Bovidae)، گائے، بھینس، بکری، بھیڑ، دنبہ، بارہ سنگھا وغیرہ

سوال یہ ہے کہ کیا چوپایوں کو گمراہ سمجھا جاسکتا ہے، انہیں بھی کیا بعض انسانوں کی طرح گمراہوں کی فہرست میں شمار کیا جاسکتا ہے؟
گمراہ وہ ہے جو راہ حق سے انحراف کرے۔ گمراہ وہ ہے جو صراط مستقیم کی بجائے دوسری راہوں کو دانستہ اختیار کرے۔ گمراہ وہ ہے جو ہدایت کے منافی، متضاد روش اپنائے۔ کیا چوپایوں پر یہ بات صادق آتی ہے؟ چوپایوں کے متعلق تو یہ بتایا گیا:

وَلِلَّهِ يَسْجُدُ مَا فِى ٱلسَّمَـٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ مِن دَآبَّةٍ

''اور اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں آسمانوں اور زمین میں جو جانور بھی ہیں'' (حوالہ النحل ۔۴۹)

أَلَمْ تَرَ أَنَّ ٱللَّهَ يَسْجُدُ لَهُۥ مَن فِى ٱلسَّمَـٰوَٰتِ وَمَن فِى ٱلْأَرْضِ

کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں جو کوئی آسمان میں ہے اور جو کوئی زمین میں ہے

وَٱلشَّمْسُ وَٱلْقَمَرُ وَٱلنُّجُومُ

اور سورج، اور چاند اور ستارے

وَٱلْجِبَالُ وَٱلشَّجَرُ وَٱلدَّوَآبُّ

اور پہاڑ، اور درخت اور جانور'' (حوالہ الحج ۔۱۸)

چوپائے دَآبَّةٍ ہی میں سے ہیں۔(یہ آیت مبارکہ آیت سجدہ ہے)۔

آئیں اپنے رب کے سامنے شوق ورغبت سے سربسجود ہوں۔بابا بلھے شاہ نے شاید اسی اطلاع پر تڑپ کر کچھ یوں کہا تھا

''اُٹھ وے بھلّیا بازی لے گئے نیں کتے''

آسمان وزمین میں تمام کے تمام جانور اللہ تعالیٰ کیلئے سربسجود ہوتے ہیں۔اور سربسجود ہونے والوں کو گمراہ اور گم کردہ راہ نہیں کہا جاتا کیونکہ

كَلَّا لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِب ۩ (۱۹)

''نہیں!اس کا کہنا نہیں ماننا۔اور سجدہ کر اور (اپنے رب الرحمٰن کے) قریب ہو جا'' (العلق۔۱۹)

(یہ آیت مبارکہ آیت سجدہ ہے)

اس طرح غیر مبہم انداز میں واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں چوپایوں کو گمراہ قرار نہیں دیا۔پھر بعض انسانوں اور چوپایوں میں موازنہ کس بات کے متعلق ہے؟اللہ تعالیٰ نے بعض لوگوں کے متعلق بتایا ہے

أُوْلَـٰٓئِكَ هُمُ ٱلْغَـٰفِلُونَ ٥ ''یہ ہیں وہ لوگ جو غافل ہیں''۔یہ کون لوگ ہیں جنہیں غافل قرار دیا گیا ہے؟اللہ تعالیٰ نے بتایا

لَهُمْ قُلُوبٌ لَّا يَفْقَهُونَ بِهَا ''اُن کے دل ہیں مگر ان سے سوچتے،غور وفکر نہیں کرتے۔

وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُونَ بِهَا ''اور ان کی آنکھیں ہیں مگر ان سے دیکھتے نہیں۔

وَلَهُمْ ءَاذَانٌ لَّا يَسْمَعُونَ بِهَآ ''اور ان کے کان ہیں مگر ان سے سنتے نہیں''۔

اور اللہ تعالیٰ نے ان ہی لوگوں کے متعلق بتایا

أُوْلَـٰٓئِكَ كَٱلْأَنْعَـٰمِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ

یہ ہیں وہ لوگ جو چوپایوں کی مانند ہیں۔،درحقیقت یہ چوپایوں کی نسبت زیادہ غافل،بے خبر ہیں'' (الاعراف۔۱۷۹)

انسان کے پاس کون سی صلاحیت ہے جس کی بناء پر خبردار محتاط ہوتا ہے اور اس صلاحیت کے عدم استعمال سے غافل،غیر محتاط،حالتِ غفلت میں ہوتا ہے؟ فَجَعَلْنَـٰهُ سَمِيعًۢا بَصِيرًا ''اس لئے ہم نے انسان کو سننے اور دیکھنے والا بنایا ہے'' (حوالہ الانسان۔۲)۔

سماعتیں اور بصارتیں علم،معلومات حاصل کرنے اور خبردار،باخبر ہونے کا ذریعہ اور ان معلومات پر عقل وفکر سے انسان نتائج مستنبط کرتا ہے

وَجَعَلَ لَكُمُ ٱلسَّمْعَ وَٱلْأَبْصَـٰرَ وَٱلْأَفْـِٔدَةَ

''اور تم لوگوں کے لئے سماعت،بصارت اور (سوچنے سمجھنے کیلئے) دل ودماغ بنائے'' (حوالہ النحل۔۷۸،السجدہ۔۹،الملک۔۲۳)۔

علم اور عقل وفہم کی کسوٹی پر پرکھے بغیر آباؤ اجداد کے طور طریقوں، روایتوں اور ڈگر کی تقلید انسان کو راہ راست سے بہت دور لے جا سکتی ہے۔ یہ پرستش ہے۔ یہ عقل وفکر کے اردگرد بنایا گیا ایسا حصار ہے جو سماعت اور عقل کا باہمی تعلق معطل کر دیتا ہے۔ اور انہی چوپایوں کی نسبت زیادہ غافل لوگوں کے متعلق دوسرے مقام پر یوں فرمایا:

أَمْ تَحْسَبُ أَنَّ أَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُونَ أَوْ يَعْقِلُونَ

''کیا آپ (ﷺ) خیال کرتے ہیں کہ ان میں سے اکثر سنتے یا عقل استعمال کرتے ہیں؟

إِنْ هُمْ إِلَّا كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ سَبِيلًا ٥

وہ تو محض چوپایوں کی مانند ہیں نہیں! حقیقت یہ ہے کہ ان کی نسبت راہ سے أَضَلُّ زیادہ غافل ہیں'' (حوالہ الفرقان۔۴۴)

أُوْلَـٰٓئِكَ كَالْأَنْعَـٰمِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ ''یہ ہیں وہ لوگ جو چوپایوں کی مانند ہیں۔ درحقیقت یہ چوپایوں کی نسبت زیادہ غافل، بے خبر ہیں'' مروجہ ترجمے ''گمراہ'' کی بجائے أَضَلُّ کا ترجمہ ''نسبتاً زیادہ غافل، بے خبر'' میں نے نہیں کیا۔ یہ ترجمہ قرآنِ مجید نے خود بتایا ہے کہ انہی لوگوں کے متعلق قرار دیا أُوْلَـٰٓئِكَ هُمُ الْغَـٰفِلُونَ ٥ ''یہ ہیں وہ لوگ جو غافل ہیں''

قرآنِ مجید لازوال تفسیر حقیقت ہے۔ واقعات بیان کرتا ہے تو اپنے الفاظ کے معنی اور مفہوم بھی واضح فرماتا ہے۔ ضَلَـٰلٍ مُّبِينٍ قرآن مجید میں پہلی مرتبہ سورۃ آلِ عمران کی آیت ۱۶۴ میں آیا ہے۔ بتایا گیا ''اللہ نے مومنوں پر احسان کیا جب اس نے ان مومنوں کے درمیان انہی میں سے رسول (کریم ﷺ کو) بھیجا جو انہیں اس کی آیتیں سناتے ہیں۔ انہیں آلائشوں سے پاک کرتے ہیں۔ انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتے ہیں

وَإِن كَانُواْ مِن قَبْلُ لَفِى ضَلَـٰلٍ مُّبِينٍ ٥

اور اس سے قبل وہ ضَلَـٰلٍ مُّبِينٍ میں تھے''

اسی بات کو سورۃ الجمعۃ کی آیت ۲ میں یوں بتایا ہے ''اللہ وہ ہے جس نے امیین میں انہی (امیین) میں سے رسول (کریم ﷺ) کو مبعوث فرمایا جو انہیں اس کی آیتیں سناتے ہیں۔ انہیں آلائشوں سے پاک کرتے ہیں۔ انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتے ہیں

وَإِن كَانُواْ مِن قَبْلُ لَفِى ضَلَـٰلٍ مُّبِينٍ ٥

اور اس سے قبل وہ ضَلَـٰلٍ مُّبِينٍ میں تھے''

اللہ تعالیٰ نے جن لوگوں کے متعلق من وعن ایک جیسے الفاظ میں دو بار فرمایا کہ آقائے نامدار ﷺ کے قرآنِ مجید کی آیات سنانے اور کتاب

وحکمت کی تعلیم دینے سے قبل ضَلَـٰلٍ مُّبِينٍ میں تھے انہی کے متعلق آقائے نامدار ﷺ سے فرمایا

تَنزِيلَ ٱلْعَزِيزِ ٱلرَّحِيمِ ﴿٥﴾ لِتُنذِرَ قَوْمًا مَّآ أُنذِرَ ءَابَآؤُهُمْ فَهُمْ غَـٰفِلُونَ ﴿٦﴾

''یہ (قرآنِ مجید) غالب اور رحم کرنے والے کا نازل کیا ہوا ہے تا کہ

آپ (ﷺ) اس قوم کو خبر دار کریں جن کے باپ دادا کو خبر دار نہیں کیا گیا اس لئے وہ غافل ہیں'' (یٰس۔۵۔۶)

غَـٰفِلُونَ کا مادہ ''غ ف ل'' ہے۔ اس کے بنیادی معنی ڈھانپ دینا، چھپا دینا، پردہ ڈال دینا، غافل ہونا، غفلت ہیں۔ اس کا مطلب کسی چیز کے متعلق یا کسی کی طرف سے لاپرواہ (Un-mindful) ہوجانا ہے۔ اس لئے اَلْغَفُوْلُ اس اونٹنی کو کہتے ہیں کہ جو بچہ چاہے اس کا دودھ پی جائے اور جو آدمی چاہے اس کا دودھ دوہ کر لے جائے اور وہ اس کا کچھ خیال نہ کرے۔ قرآنِ مجید میں یہ لفظ بے خبری اور ناواقفیت کے لئے بھی آیا ہے جس میں مذمت کا کوئی پہلو نہیں ہوتا (حوالہ سورۃ یوسف۔۳)۔ غَافِل غَفَلَ سے اسم فاعل ہے۔

قرآنِ مجید لازوال تفسیر حقیقت ہے۔ یہ اپنے الفاظ اور اصطلاحات کے معنی اور مفہوم کے متعلق اپنے قاری کیلئے کسی قسم کے ابہام اور تشنگی کا امکان نہیں رہنے دیتا۔ قرآنِ مجید سنائے جانے سے قبل جن کی حالت وکیفیت بتائی کہ اس سے قبل ضَلَـٰلٍ مُّبِينٍ یعنی غفلت میں تھے قرآنِ مجید کے نزول کے متعلق بتاتے ہوئے ان ہی لوگوں سے فرمایا:

أَن تَقُولُوٓاْ إِنَّمَآ أُنزِلَ ٱلْكِتَـٰبُ عَلَىٰ طَآئِفَتَيْنِ مِن قَبْلِنَا

''یہ اس لئے کہ تم یہ نہ کہو کہ ''کتاب تو نازل کی گئی تھی ہمارے سے قبل دو گروہوں (بنی اسرائیل اور نصاریٰ) پر

وَإِن كُنَّا عَن دِرَاسَتِهِمْ لَغَـٰفِلِينَ o

اور ہم ان لوگوں کے پڑھنے پڑھانے سے بے خبر، غافل تھے'' (الانعام۔۱۵۶)

أَضَلُّ کی ابتدا غفلت، عدم توجہ ہے۔ اس پر غور کریں کہ ایسے انسانوں کو چوپایوں کی بجائے درندوں کی مانند کیوں نہیں کہا؟ چوپائے اپنے اردگرد کے ماحول سے غافل ہوتے ہیں لیکن درندے ہر پل چوکنا ہوتے ہیں اور سماعتوں میں آنے والی ہر نئی آواز پر چوکنا اور خبردار ہوجاتے ہیں اور اس وقت تک مطمئن نہیں ہوتے جب تک اس آواز کی حقیقت کو سمجھ نہ لیں۔ اس لئے قرآنِ مجید میں انسانوں کی غفلت کے رویئے کو بیان کرنے کیلئے چوپایوں جیسا کہا گیا جانور، درندں جیسا نہیں کہا۔

عقل وفکر کے اردگرد بنائے گئے حصار میں قید اور جکڑے رہنے کی بناء پر سماعتوں سے فیض نہ لینے والوں کی مثال چوپایوں جیسی ہے جو اردگرد کے ماحول سے غافل بیٹھے جگالی کرتے رہتے ہیں۔ یہ نازل کردہ کتاب کی طرف بلائے جانے پر آباؤ اجداد کی ڈگر کو جواز بناتے ہیں۔ان کی مثال بتائی

وَمَثَلُ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ كَمَثَلِ ٱلَّذِى يَنۡعِقُ بِمَا لَا يَسۡمَعُ إِلَّا دُعَآءً وَنِدَآءً

''اور جولوگ (اللہ کی کتاب کو ماننے ، پیروی سے) انکار کرتے ہیں ان کی مثال ان جیسی ہے جو (چرواہے کے بلانے پر) بھیڑ بکریوں کے ریوڑ کی طرح بلانے پر سماعتوں سے ٹکرانے والی پکار اور اونچی آواز کے کچھ نہیں سنتے۔

صُمٌّۢ بُكۡمٌ عُمۡىٌ فَهُمۡ لَا يَعۡقِلُونَ ٥

وہ بہرے، گونگے اور اندھے ہیں سو (نتیجہ یہ ہے کہ) وہ عقل استعمال نہیں کرتے'' (البقرۃ۔۱۷۱)۔

بات سماعت سے عقل تک نہ پہنچے تو محض اونچی آواز ہے جس میں الفاظ بھی نہ ہوں اور انجام سماعت کے پردے پر ارتعاش کے علاوہ کچھ نہیں۔اس لئے ایسے لوگوں کو چوپایوں کی مانند کہہ کر فرمایا بَلۡ هُمۡ أَضَلُّ سَبِيلًا ٥ ''نہیں! حقیقت یہ ہے کہ ان کی نسبت راہ سے أَضَلُّ زیادہ غافل ہیں'' (حوالہ الفرقان۔۴۴) کیوں؟ يَنۡعِقُ نے وجہ بیان کردی ہے يَنۡعِقُ (مادہ ''ن ع ق'') کے معنی بھیڑ بکریوں کو ھانکنے کے لئے چرواہے کا جھڑکنا اور آوازیں دینا ہیں (تاج ،محیط وابن فارس)۔ چرواہے کی یہ آواز بھی محض پکار ہوتی ہے۔جس میں وہ الفاظ استعمال نہیں کرتا۔لیکن یہ بھیڑ بکریاں چرواہے کی آواز پر نقل وحرکت کرتی ہوئی راستے کو پا ہی لیتی ہیں۔ چاہے باپ دادا نہ کچھ سمجھتے اور جانتے ہوں اور نہ ہی راہ راست پر چلتے ہوں ان کی اندھی تقلید کرنے والوں کی مماثلت ان بھیڑ بکریوں سے کی گئی ہے جو چرواہے کی آواز پر نقل وحرکت کرتی ہیں۔ مہذب معاشرہ بھی بلا جھجک ایسے شخص کو ضدی اور ہٹ دھرم قرار دیتا ہے جو بلا سوچے سمجھے باپ دادا کی روایات کی تقلید پر بضد اور علم وعقل کی بات پر غور وفکر کیلئے رضا مند ہی نہ ہو۔راست اور کج کا فیصلہ صرف اور صرف کتاب پر موقوف ہے۔ کسی بھی بات اور طریقے کی پیروی کو آباؤ اجداد سے منسوب کرنا اس طریقے کے صحیح ہونے کی سند نہیں بن جاتی اور نہ ہی اس روش پر کاربند رہنے کیلئے اسے جواز اور دلیل بنایا جاسکتا ہے۔محض قدیم ہونے کی بناء پر کسی بھی بات اور شئے کو تقدیس کی چادر نہیں اوڑھائی جا سکتی اور اگر اوڑھا دی جائے تو لوگوں کے عقل وفہم کے گرد یہ ایک حصار بنا دے گی۔اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

وَيَجۡعَلُ ٱلرِّجۡسَ عَلَى ٱلَّذِينَ لَا يَعۡقِلُونَ ٥

''جولوگ عقل وفکر سے کام نہیں لیتے اللہ ان پر رجس ڈال دیتا ہے'' (حوالہ یونس۔۱۰۰)

ٱلرِّجۡسَ کا مادہ ''ر ج س'' اور اس کے بنیادی معنی اختلاط اور التباس ہیں۔گندگی، غلاظت کو بھی رجس اس لئے کہتے ہیں کہ لتھڑ اور چپک جاتی ہے۔ پلیدی، شک، اضطراب، التباس، دل کی تنگی، تعصب، تنگ نگہی، ضد، ہٹ دھرمی، عقل وفکر سے کام نہ لینا۔

دانستہ غفلت وہ ہے جب انسان خبردار کئے جانے کے باوجود محض ضد اور ہٹ دھرمی سے اپنے نکتہ نظر کے ساتھ بندھا رہے اور اسے گمراہی اور راہ سے بھٹکنا کہتے ہیں اور یہ عربی مادہ ''ض ل ل'' کی منتہا ہے اور راہ ہدایت کی ضد۔ گمراہی دانستہ فعل وعمل ہے۔ ارشاد فرمایا:

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ أَطِيعُواْ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ وَلَا تَوَلَّوۡاْ عَنۡهُ وَأَنتُمۡ تَسۡمَعُونَ ٢٠
وَلَا تَكُونُواْ كَٱلَّذِينَ قَالُواْ سَمِعۡنَا وَهُمۡ لَا يَسۡمَعُونَ ٢١

''اے ایمان لانے والو! اللہ اور اس کے رسول کی بات مانو اور ان کی جانب سے منہ نہ موڑو جب تم سن رہے ہو۔
اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو کہتے تو ہیں کہ ''ہم نے سن لیا ہے'' مگر حقیقت یہ ہے کہ وہ سنتے نہیں''

إِنَّ شَرَّ ٱلدَّوَآبِّ عِندَ ٱللَّهِ ٱلصُّمُّ ٱلۡبُكۡمُ ٱلَّذِينَ لَا يَعۡقِلُونَ ٢٢

''بیشک اللہ کے نزدیک برے جانور وہ (لوگ) ہیں جو دانستہ بہرے اور گونگے بن کر عقل استعمال نہیں کرتے'' (الانفال۔۲۰۔۲۲)

وَلَوۡ عَلِمَ ٱللَّهُ فِيهِمۡ خَيۡرٗا لَّأَسۡمَعَهُمۡۖ

اور اگر اللہ ان میں کوئی بھلائی (کی رمق) جانتا تو انہیں ضرور سنوا دیتا

وَلَوۡ أَسۡمَعَهُمۡ لَتَوَلَّواْ وَّهُم مُّعۡرِضُونَ٥

لیکن وہ انہیں سنوا بھی دیتا تو وہ کنارہ کرتے ہوئے منہ موڑ جاتے (کہ ان میں بھلائی کی رمق ہے ہی نہیں)'' (الانفال۔۲۳)۔

اللہ تعالیٰ نے جب بعض انسانوں کی غفلت کو بیان فرمایا تو مماثلت وموازنے کیلئے چوپایوں اور مویشیوں (الانعام) کا ذکر کیا کیونکہ وہ اپنے اردگرد کے ماحول اور سنائی دینے والی آوازوں سے لاتعلق جگالی کرنے میں مگن ومشغول رہتے ہیں اور دوسرے جانور اردگرد کے ماحول اور سنائی دینے والی آواز پر چوکنا ہو جاتے ہیں اور عقل استعمال کرتے ہوئے اس کی کھوج لگاتے ہیں کہ وہ آواز کیسی تھی۔ اس لئے برے جانور صرف اُن لوگوں کو قرار دیا گیا ہے جو دانستہ بہرے گونگے بن کر عقل استعمال نہیں کرتے کیونکہ ''الـد و آب'' یعنی چارہ خور جانوروں کے علاوہ دوسرے جانور تو نئی آوازیں سن کر اُن کی حقیقت جاننے کی کوشش کرتے ہیں اور انہیں خطرناک پانے پر اپنی نسل کے دوسرے جانوروں کو اس سے خبردار بھی کرتے ہیں۔ یہ جانور دانستہ گونگے اور بہرے نہیں بنتے بلکہ عقل استعمال کرتے ہیں اس لئے یہ غافلوں میں بھی شمار نہیں اور گمراہوں میں بھی شمار نہیں۔